مشور یہ لان ہمہ محتاج بخاتم		باخاتم مہر آمدہ منشور محمدؐ		تو ریتیلا تو پر انجیل بتجمیل		گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ	

چو منشور ظلمت زداد رجہان	زفضل خدا خیلی مشہور شد	ہمہ عندیات پوا در ازو	بکنج عدم بار مستور شد	دلم گفت تا گو بوعنوش چنین	عیانا لن ۱۳۰۱ سر خاتم ز منشور شد	

نمبر ۳	مطبوعۂ ۲۵ ویں محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجری		جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر شی کو ہی خاص خاص یک مت — ہی حمد خدا قلم کی ملت — ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدی مین تیرہوان سال

پائین اس نے جود و زبا نین — بیکار اہنین نہ لوگ جانین — عاشق کی بجا ہی نا شکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی

دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی — کلمہ پڑہتی ہین اسکا ہر آن — راہب قسیس اہل صلبان

رکہتا ہے جو یہہ چاک سینہ — ہی عاشق شاہ مدینہ — آمادہ ہی غیر دین کے رد پر — نازان ہی بہت تری مدد پر

یہہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم — امت سے تری یہی ہے امید — رکھیگی عزیز اسکو جاوید

لکہا سر لوحۂ زبرجد — منشور رسالت محمدؐ — وہ مرد شریف پاکدین ہے — ای مومنوای نبی کے پیارے

اللہ اللہ ای پیمبر — صدقے جائے فصیح تجہپر — مین سعی ہی اسکے ہون گرامی — حق نے اسے دی ہی کیا سعادت

آغاز تی تجہہ سے پایا انجام — انجام کو تو نے بخشا اعلام — سنکر مری معدلت بیانی — اسلام کا دل جو مین ہے

تو جب سے ہی جب سے تو نہین تہا — رب کے کوئی روبرو نہین تہا — ہی تمکو ضرور گر ہو دیدار — وہ میرے سبب ہوا ہی نامی

ای تجہپہ درود اور مقرر — تیرے اصحاب و آل سب پر — قیمت مین بے بہا ہون لیکن — لازم ہی تمکو قدردانی

ہی تیرے ہی فیض سے ازآغاز — منشور محمدی یہہ ممتاز — تم حق شیوع مہتمم کو — دل بیچ کے ہو مری خریدار

اب ختم ہوا ہی بارہوان سال — زر پاکے بدل وہ مرد دانا — منسا مرا مفت یون ہے ممکن — حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

جوبن پر اسکے یہہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی — ہر عشرہ مین سال بھر تک اکبار — کرتا رہیگا مجہے روانا

مراسلہ

مخدوم مکرم جناب محمد شریف صاحب دام عنایتکم

السلام علیکم - ذیل مین ایک فہرست نومسلمون کی جو ہمارے شہر بمبئی کی مسجد جامع مین اس شہر ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین مشرف باسلام ہوے ہین اور جنکی واقعات مسجد جامع کی دفتر مین مرقوم ہے اسکی نقل بغرض اندراج اخبار خدمت عالی مین روانہ کیا ہون امید کہ آپ اسکو درج اخبار کرکے ثواب دارین حاصل کرین والسلام

سورخہ ۲۹ شہر ذیحجہ الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجریہ -

فقیر الحقیر محمد اسماعیل سمسطوی عفی اللہ عنہ وعنی والدیہ -

نمبر شمار	اسامی نومسلمان	عمر	ولدیت	سکونت	پیشہ	تاریخ
۱	محمد حسین	۱۷	کشنجی	بمبئی	ترکھان	۲
۲	فیض بخش	۲۵	مرتضی	ایضاً	بڑھئی	۹
۳	آدم	۲۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹
۴	عبدالکریم	۲۲	یوسف	ایضاً	ایضاً	۹
۵	محمد حسین	۲۰	ولد نامعلوم	ایضاً	ایضاً	۲۳
۶	رحیم	۱۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳

رام چند کے بہائی کے تحریر کا جواب

تصبرہ کا دوسرا نمبر

ناظرین اخبار منشور محمدی پر واضح ہو کہ قرآن مجید مین جو لفظ اہل کتاب اور اہل ذکر کا استعمال کیا گیا ہے اسکی اضافت بہ مناسبت تفاوت کے عمل کرنے کے یہہ معنے ہین کہ جس حیثیت کی یہہ کتاب نازل ہوی تھی اوسی حیثیت کی اوسکو تسلیم کرتے ہین جیسے انا جیل اور توریت کے یہہ حق کہ اونکو فواحش اور کفریات سے پاک اور برا سمجھا جاوے اور جو حالت کہ اونکی بروقت نزول تھی اوسے پر اونکو مانا جاوے نہ کہ کسی غیر حالت پر عیسایون مین سے اوسوقت جبکہ قرآن مجید نازل ہوا ایسے فرقہ اور لوگ بہی موجود تھے کہ جو باوجود تحریف بائیبل کے بائیبل کو اپنی طور پر اصلی حالت کے موافق مانتے تھے جیسا کہ فرقہ یونی ترین والے جسکو پہلے زمانہ مین اہل عرب امردسیہ کہا کرتے تھے گویا ایسے فرقہ والون اور لوگون کے پاس بائیبل محرفہ اور مبدلہ کے سوا اور کوئی بائیبل اصلی موجود نہ تھے مگر وہ اپنا اعتقاد ایسے اصولون پر قایم اور ثابت رکھتے تھے کہ جو اصلی بائیبل کے قریب قریب تھا ایسے لوگون کو بالصراحت یہہ امر معلوم تھا کہ مروجہ بائیبل مین تحریف اور کمی زیادتی ہوگئی ہے کیونکہ مسیح کے اول اور دوسری صدی مین ہے تحریف کا شور اور غل مچ گیا تھا اکثر عیسائی محققون نے تحریف کو ظاہر کر دیا تھا چنانچہ ڈاکٹر کنے کاٹ کہا کرتا تھا کہ یہودیون نے بائیبل کو تحریف کر دیا ارجن تیسری صدی مین واویلا کرتا مر گیا کہ بائیبل مین تحریف ہوگئی ہے جسٹن شہید بھی کہتا شہید ہو گیا کہ یہودی لوگون نے کئی پیشین گویان نکال ڈالین مفسرین انا جیل کا قول ہے کہ پہلی صدی مین ہی جملی کتابین تصنیف ہونی شروع ہوگئین مجموعہ انا جیل تعداد مین تو ۲۷ ہے اور کل کتابین ۱۳۲ پہلا رام چندر کے بہائی صاحب ۱۳۲ مین سے اس جزو قلیل ۲۷ کو کیونکر اور کس دلیل سے الہامی تسلیم کیا جاوے بہلا بتلائے تو سہی کہ ۲۷ کو کس دلیل سے ۱۳۲ سے منتخب کیا گیا لوکا اپنی انجیل کے ابتدا مین کہتا ہے کہ مین تحقیقات کرکے

کہتا ہون حضرت جب سامنے دیکھنے والون کے زبان
سے سن لیا تو پھر جدید تحقیقات کی کیا ضرورت ہے۔
کیا سامنے والے کذاب تھے کہ لوکا کو جدید تحقیقات کی
ضرورت پڑی تحریف اور تبدیل تو جدا رہی اناجیل کو سند
متصل ہی حاصل نہین واہ الٰہی کتابین ایسے ہی ہوا کرتی
ہین قرآن مجید مین ایسے لوگون کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو بروقت
نزول قرآن بعثت آن حضرت باوجود تغیر و تبدل و
تحریف بائبل مسایل حقہ کو تسلیم کرتی تھی دیکھو قرآن کی سورت
آل عمران مین ارشاد ہوا ہے لیسوا سواءً من اہل الکتاب
امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ اناء اللیل وہم یسجدون یومنون
باللہ والیوم الاخر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر
ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین اہل کتاب
مین سب برابر نہین کچھ لوگ ہین سیدھی راہ پر راتون کو
خدا کی آیتین پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے ہین یقین لاتے ہین
اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین پسندیدہ بات کا
اور منع کرتے ہین ناپسندیدہ سے اور دوڑتی ہین نیک
کامون پر اور وہ لوگ نیک بختون مین سے ہین۔ اس
آیت کریمہ کا منشا یہہ ہے کہ چند اشخاص جو بائبل کو
اصلی احکام کے موافق مانتے ہین وہ نیک بخت ہین یعنی
خدا کے ساتھہ کسی کو شریک اور ساجھی نہین گردانتے اور
مسیح کو خدا کا ایک غریب بندہ اور رسول قرار دیتے ہین اور
اوسکی ذات مین الوہیت کا ہونا کفر سمجھتے ہین۔ پھر دوسری
آیت مین وارد ہی وان اکثرہم فاسقون۔ یعنے یہود اور
نصاریٰ کی اکثر لوگ اور فرقے گمراہ اور کفر پست ہین مگر
اونمین سے چند مسیح کے سچے دین پر بھی ہین قرآن مین مسیح

کا سچا دین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ خدا ایک ہے اور مسیح خدا کا ایک
عاجز بندہ ہے اور شرک مردود ہے پھر سورت مائدہ کی ایک آیت مین
ارشاد ہوا ہے ولو انہم اقاموا التورات والانجیل وما انزل الیہم
من ربہم لاکلوا من فوقہم ومن تحت ارجلہم منہم امۃ مقتصدۃ
وکثیر منہم ساء ما یعملون۔ اور اگر وہ قایم رکھین توریت اور
انجیل کو (یعنی کفریات اور کفارہ اور تثلیث سے پاک)
اور جو اترا اونکو اونکی رب کے طرف سے تو کھاوین اپنے اوپر
اور پانون کے نیچے سے اونمین سے کچھ لوگ سیدھی ہین
اور باقی برے کام کر رہے ہین۔ (یعنے کچھ لوگ خدا کو ایک
اور مسیح کو خدا کا عاجز بندہ تصور کرتے ہین اور باقی کے
اختراعات اور کفریات پولوسی مین مستغرق ہین۔) ایسے
لوگ صرف بروقت بعثت آنحضرت کے ہی نہین تھے بلکہ ابتدا
سے ہی چلی آئی ہین چنانچہ پورانے عیسائی مثل نواطوس اربوس
فوطینوس فراٹ اور اریا مین مسیح کو صرف ایک آدمی خالی از
الوہیت جانتے تھے اگرچہ اناجیل اور توریت محرف ہوگئے تھے
مگر ایسے لوگ سینہ بسینہ تعلیم اور حجتون سے کفریات مندرجہ
اناجیل سے محفوظ رہتے تھے ۶۰۰ عیسوی مین ایسے عقاید
کے لوگ اکثر موجود تھے وہ اپنے عقاید کے مخرج اور ماخذ
کو وہ توریت اور انجیل بتلاتے تھے کہ جو محرف اور مبدل ہوگئی ہی
وہ اس محرفہ اور مبدلہ توریت اور اناجیل کو کفر کا مخزن ظاہر
کرتے تھے چنانچہ فرقہ یونی تیرین والے ابتک یہی عقیدہ رکھتے
ہین۔ اوپر کی عبارت سے یہہ امر ثابت ہوگیا کہ آنحضرت کے
وقت اور قرآن کے نزول کے زمانہ مین اکثر عیسائی تعلیم سینہ
بسینہ سے سچے اصولون اور مسایل کے پیروی کرتے تھے اور
اس امر کو مانتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کا بیٹا اور

نعوذ باللہ خدا نہین ہے اور آنحضرت کی بعثت کے قایل اور مقر ہتے چنانچہ اونمین سے بہت سے اشخاص مشرف بالاسلام بھی ہوگئی ہتے جب بعثت آن حضرت اور نزول قرآن کیوقت ایسے سچے لوگ موجود ہتے تو ضرور ہتا کہ قرآن مجید مین اون پر لفظ اہل کتاب یا اہل ذکر کا اطلاق کیا جاوے کیونکہ اہل کتاب اور اہل ذکر وہی لوگ ہین کہ جو اہل کتاب الہیٰ کو سچے طور پر تسلیم کرتے ہون اور اوسکے سچے اصولون کے اصلی اور ٹھیک طور پر ماننے ہون اہل کتاب سے یا اہل ذکر سے یہہ مراد نہین کہ اونکے پاس کوئی سماوی کتاب پائی جاتی ہو یا آبائی رسم کے لحاظ سے اون کو اہل کتاب کہا جاتا ہو اگر یہی قاعدہ ٹھیک ہو تو پھر صحایف اور کتب فروشون کو بھی خواہ کسی مذہب کے ہون اہل کتاب کہا جاسکتا ہے اہل کتاب اور اہل ذکر سے وہی اشخاص مراد ہین کہ جو اوپر سچے طور سے عمل کرتے ہون - باقی

بقیہ صفات خدا

خدا کا خدا اور خدا کو باپ اور بھائی اور خدا باپ

عبرانیان - ۱-۹ - تو نے راستی سے الفت اور بدی سے عداوت رکھی اس سبب سے ای خدا تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے شریکون کے نسبت تجھے زیادہ مسوخ کیا -

یوحنا - ۲۰-۱۷ - یسوع نے کہا مجھکو مت چھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا پر میرے بھائیون پاس جا اور انہین کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون -

افسیون - ۱-۱۷ - تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا جو جلال کا باپ ہے انہین اسکی کامل پہچان مین حکمت اور مکاشفہ کی روح بخشے -

یسعیاہ - ۶۳-۱۶ - یقیناً تو ہمارا باپ ہے اگرچہ ابرہام ہم سے ناواقف ہو اور اسرائیل ہمین نہین پہچانے تو ای خداوند ہمارا باپ ہے -

استثنا - ۳۲-۶ - ای جاہل اور بے شعور لوگو کیا تم خداوند کو عوض مین ایسا کچھہ دیتے ہو کیا وہ تیرا باپ نہین ہے جسنے تجھے مول لیا کیا اوس نے بنایا نہین اور تجھے قایم نہین کیا -

اول تواریخ - ۲۹-۱۰ - اور داؤد نے ساری جماعت کے آگے خداوند کا شکر کیا اور داؤد نے کہا کہ ای خداوند ہمارے باپ اسرائیل کے خدا تو ابدالآباد مبارک ہووے -

یسعیاہ - ۶۴-۸ - تو بھی ای خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مٹی ہین اور تو ہمارا کوہار ہے اور ہم سب کے سب تیرے ہاتھہ کے بنائے ہوے ہین -

متی - ۶-۹ - پس تم اسیطرح دعا مانگو کہ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو - اور

لوقا - ۱۱-۲ -

ایضاً - ۲۳-۹ - اور زمین پر کسو کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے -

لوقا - ۶-۳۶ - پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم رحیم ہو - متی ۵-۴۸ -

انجیل کے خلاف قول پولوس مقدس قابل دید ہے -

اول قرنتیون - ۴-۱۵ - کیونکہ اگرچہ تم مسیح مین ہزار اتالیق رکھتے پر تمہارے باپ بہت سے نہ ہوے اس لیے کہ مین ہی انجیل کے وسیلہ سے مسیح یسوع

بین تمہارا باپ ہوا -

پادری عماد الدین پانی پتی کی تحریر پولوس مقدس و انجیل کے خلاف خود رسولون نے لکھکر ہمارے روحانی باپ واودون کو دیدی تھی دیکھو مباحثہ اتفاقی صفحہ ۶۷

خدا کی بیوقوفی و عاجزی و کمزوری

اول قرنتیون - ۱ - ۲۵ - کیونکہ خدا کی بے وقوفی آدمیون کی حکمت کی بہ نسبت حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت زور آور ہے -

۲ قرنتیون - ۵ - ۲۰ - اس لئے ہم مسیح کے ایلچی ہین گویا خدا ہمارے وسیلہ منت کرتا ہے سو ہم مسیح کے بدلے التماس کرتے ہین کہ تم خدا سے میل کرو -

خدا کا جہوٹ اور جہوٹی قسم

پیدایش - ۲ - ۱۷ - لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کہانا کیونکہ جس دن تو اوسے کہائیگا تو ضرور مریگا - حالانکہ حضرت آدمؑ کی عمر ۹۳۰ برس کی ہوی پیدایش ۵

گنتی ۱۴ - ۳۰ - تم نے بیشک اس زمین تک نہ پہنچوگے جسکی بابت مین نے قسم کہائی کہ تمہین وہان بسادونگا سوا یفنہ کے بیٹے کالب اور نون کے بیٹے یشوع کے -

خدا کی دغا

حزقیل ۱۴ - ۹ - اور وہ نبی جو ہے کہ دغا کہا کے کچھ کہے تو مین خداوند نے اس نبی کو دغا دی ہے اور مین اپنا ہاتھ اوسپر چلاونگا اور اسی اپنی اسرائیلی لوگون مین سے نابود کرونگا

یرمیاہ - ۴ - ۱۰ - اب مین نے کہا ہاے ای خداوند خدا یقیناً تو نے اس قوم کو اور یروشلم کو یہہ کہکے دغا دی کہ تم سلامت رہوگے حالانکہ تلوار جان پر لگی ہے - باقی آیندہ

بقیہ مباحثہ اتفاقیہ

۶ ر تاریخ ماہ جولائی کو پادری صاحب کا ایک خط مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا آیا کہ ۹ ر تاریخ ماہ حال وقت ۴ بجے شام کے لاہور کے دہلی دروازہ کے باہر مشن اسپتال مین آپ صاحبون کی انتظاری کیجاویگی ضرور تشریف لاوے گا - اور آخر خط کے یہہ مضمون تھا کہ اتوار کے روز ہماری طرف سے کئی ایک سوالات خدمت مین پیش کئے جاوینگے - اور بندہ کا روز یہہ آپ کے لئے ہوگا - مولوی صاحب نے اونکے خط کے جواب مین لکھا کہ ہماری اور آپکی یہہ شرط نہین ٹہری کہ اتوار کا روز آپکے اعتراض کے لئے ہو اور بندہ کا روز ہمارے اعتراضات کے لئے بلکہ یہہ شرط ٹہری ہے کہ جو مسئلہ شروع ہو جب تک وہ فیصلہ نہ پاوے دوسری بات شروع ہوگی کیا آپ بھی سے شرط مقررہ بھول گئے اور جواب دہی سے عقب گذاری کرتے ہو ابھی میرے اعتراض کا جواب نہین ہوا کہ تم سوال کرنا چاہتے ہو تا وقتیکہ مسئلہ مذکورہ شدہ کا فیصلہ نہو آپکو سوال کرنا مناسب نہین - ساتھ تاریخ ماہ جولائی کو پادری پورن چند صاحب کا دوسرا خط مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا آیا کہ جناب وقت مقررہ پر جگہہ معلومہ پر قدم رنجہ فرماوین بہت لوگ آپکی تشریف آوری کے منتظر ہون گے پس مولوی صاحب اتوار کے روز دہلی دروازہ کے مشن اسپتال مین بموجب درخواست پادری صاحب کے گئے اور صدہا مردمان ہندو اور مسلمان عیسائی قبل از پہنچے مولوی صاحب کے اوس جگہہ جمع تھے مولوی صاحب جسوقت اسپتال مین پہونچے تمام لوگ نہایت خوش ہوے مولوی صاحب نے ایک کرسی پر قیام فرمایا - پادری صاحب نے کہا کہ آج ہمارے اعتراضات کا دن ہے - مولوی صاحب نے فرمایا!

کرای صاحب من کیا شرایط مناظرہ بھی آپکو یاد نہین کہ وہ
تاریخ اول جلسہ مین یہہ امر ٹہیر چکا ہی کہ جو مسئلہ شروع ہو
وہ جب تک فیصلہ نہ پالے تب تک دوسرا مسئلہ شروع نہوگا
اور ابھی ہمارے اعتراض جو کتب بیبل کی نسبت ہین انمین
سے ایک اعتراض کا بھی فیصلہ نہین ہوا کہ آپ جواب دہی سے
عقب گذاری کرکے سوالات پیش کرنے لگے۔ پس کیا آپ
کے پاس میرے اعتراضات کا جواب نہین اگر ایسا ہو تو صاف
کہدو کہ ہمکو جواب دینے کی طاقت نہین۔ پادری صاحب ہرگز
سنتے نہ تھے اور اپنی بھی کہی جاتے تھے کہ آج تو مین سوال
کرونگا پادری صاحب پھر حافظ فضل الدین صاحب کے طرف
مخاطب ہوکر کہنے لگے کیون حافظ صاحب کیا آپنے آج مشن
اسکول مین ہمسے یہہ وعدہ نہین کیا کہ تم بھی سوال کرو۔
حافظ صاحب نے کہا کہ مینے یہہ تو کہا ہے کہ تم بھی سوال کرو
پھر یہہ کب کہا کہ پہلے فیصلہ پانے سے تم سوال کرو ہان
جلسہ اول کا جو اعتراض ہے اوسکا فیصلہ کرلو تو سوال کرو
جب پادری صاحب نے دیکہا کہ حافظ صاحب کے طرف سے
بھی وہی جواب ملا تو تمام حاضرین جلسہ کے طرف مخاطب ہوکر
کہنے لگے کہ دیکھو صاحبو میرے سوال یہہ نہین سنتے اور اوسکا
جواب نہین دیتے۔ مولوی صاحب نے بھی بآواز بلند فرمایا
ای صاحبو جو اول جلسہ مین موجود تھے فرماؤ کہ ہمارے اور پادری
صاحب کی کیا شرط ٹہری تھی کہ بدہ کے روز ہم اعتراض کرین
اور اتوار کے روز پادری صاحب۔ اسوقت چند شخصون
نے کہا کہ جناب پادری صاحب آپ خلاف طریق مناظرہ کے
فرما رہے ہو۔ آپکی اور مولوی صاحب کی یہہ شرط نہین
ٹہری کہ بدہ کے روز مولوی صاحب اعتراض کرین اور
اتوار کے روز آپ۔ پس چند شخصون کے بولنے سے
پادری صاحب در بہی زیادہ ناراض ہوئے۔ الغرض
جب مولوی صاحب نے دیکہا کہ پادری صاحب جواب دینے سے
عاری ہین اور سوال کرنے پر آمادہ۔ پادری صاحب سے
کہا کہ اگر آپ سوال کرین پر یہہ شرط آپکی طرف سے فوت
ہوی ہی اب ہم بہی اس شرط کے پابند نہ رہینگے جہان
موقع ہوگا ہم بہی سوال کرینگے۔ پادری صاحب نے سوال
کی اجازت پاکر ایک کتاب کو نام اوسکا دین حق کی تحقیق
مصنفہ پادری اسمتھ صاحب ہتہہ مین اوٹھائی بذریعہ
اسی کتاب کے کہنے لگے کہ قرآن کلام الہی کیونکہ کلام الہی کی
دو نشانی جو جلسہ اول مین بیان ہو چکے ہین وہ
قرآن مین ثابت نہین ہوتین۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ
وہ نشان جو آپ بیان کر چکے ہین مجملاً بیان ہوے ہین
انہین مفصلاً بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے فرمایا۔
پس اول نشان یہہ کہ کتب بیبل مین خداوند تعالی
کی ذات و صفات کا عمدہ ثبوت ہی دوسری کتب بیبل
آدمی کے دلکی خواہش کو پورا کرتی ہے۔ مولوی صاحب
نے فرمایا کہ خدا کی صفتین کیا ہین آپ بیان کرین۔
پادری صاحب نے کہا خداوند تعالی رحیم ہے اور عالم الغیب
ہے صادق ہے قادر مطلق ہی واحد ہے عادل ہے غیر
متغیر ہے قدوس ہے بے نیاز ہے قدیم ہے ازلی ہے۔
ابدی ہے خالق ہے مالک ہے رب ہے اور بہت صفتین
خوبی اور کمال کی اوسمین ہین اور وہ نقصان اور عیب سے منزہ
اور مبرا ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ جب وہ واحد ہے تو تثلیث
اوسمین کیون مانتے ہو اور بے نیاز ہے تو اوسے بیٹا کیون

ہوتے ہوا اور وہ قادر مطلق ہے اور عالم الغیب ہے تو
آسنے پہچانے سے کیا نسبت اور عادل ہے تو گنہگارون
کو جہنم حضرت مسیح جو کہ بے گناہ تھے اونہین کیون
عوض مین پکڑا پادری صاحب مولوی صاحب
کے اعتراض سنکر لگے شور و فغان کرنے کہ دیکھو صاحبو
میرے سوال پورے پورے سنکر جواب نہین دیتے اور
مجھہ پر سوال پر سوال کئے جاتے ہین - مولوی صاحب نے فرمایا
کہ مین آپکا سوال سنتا ہون آپ فرمائیے
پر یہہ سوال میرے آپ پر پیش ہین اور یہہ ایک دو سوال
نہین بلکہ دو سو سوال بطور اعتراض کتب مقدسہ کی بابت
درپیش ہین جنکے جواب مین آپکے اعتراض کی طرف متوجہ
ہوتا ہون فرمائیے - پادری صاحب نے کہا کہ صفت قدوسی
خدا کی سب صفتون کا تاج ہے کہ جس سے خدا کی صفتین بزرگی
پاتے ہین سو قرآن سے ثابت نہین - مولوی صاحب نے
فرمایا کہ خداوند تعالی کو بزرگی اصل اوسکی ذات سے ہی نہ
کہ کسی سبب سے اور سب صفتون پر مقدم توحید ہی -
پادری صاحب نے کہا کہ صفت قدوسی کی بھی خداوند تعالی
مین ہے - مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیشک ہے پادری صاحب
نے کہا کہ وہ قرآن سے ثابت نہین مولوی صاحب نے فرمایا
کہ کونسی آیت قرآن مین قدوسی کے خلاف ہے - پادری صاحب
نے کہا کہ قرآن کے دیکھنے سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ کل
ادیان باطلہ بھی خدا کے طرف سے ہین اور دنیا مین جو
کچھہ خیر و شر ہے سب کا بانی مبانی خدا ہے یہہ کہکر پادری
صاحب نے قرآن شریف کی سورہ انعام کی آیت ۱۰۶ و ۱۰۷ -
اور سورہ حج کی ۴۲ - سورہ ہود ۱۱۸ - آیت کا ترجمہ اردو
پڑہ سنایا پر عربی کا ایک لفظ بھی اون سے جواب نہ گیا
اسوقت تمام حاضرین جلسہ کو اونکی لیاقت علمی خوب ظاہر ہو گئی
اور ہر ایک فرد بشر کو معلوم ہو گیا کہ پادری صاحب کو قرآن کا
کچھہ علم حاصل نہین ہے صرف پادری اسمتھ صاحب کی کہی پر کہی
اوڑا رہے ہین یعنے پادری صاحب پادری اسمتھ کے کہے ہوئے
اعتراضات پر ہکرا اعتراض کر رہے ہین اور پادری پورن
چند صاحب کو اتنی بھی خبر نہین کہ یہہ اعتراضات صحیح بھی
ہین یا نہین اور اون کے جواب مسلمان دی چکے ہین
یا نہین -
پس ایسے اعتراضات تو ایک طفل کتب بھی کسی کتاب مین
پر بیٹھکر بیان کر سکتا ہی پادری صاحب کا اسمین کیا علم و ہنر
ظاہر ہوا - پس مولوی صاحب نے اون سے فرمایا کہ یہہ کتاب
پادری اسمتھ کی بہت اور نہایت غلط ہے آپ اسکے بھروسے
پر اعتراض کرتے ہو نہایت پشیمان اوٹھاؤگے کیونکہ ہمنے
پادری فانڈر صاحب سے محقق کی تحریر مین اور عماد الدین صاحب
کہ جو آپ لوگون کے نزدیک بڑے عالم اور محقق ہین اونکی تحریر
مین بہت غلطیان ثابت کر دی ہین - پس آپ اپنی تحقیق
سے کوئی اعتراض کیجئے پادری صاحب نے کہا کہ مین پادری
اسمتھ صاحب کو تم سے زیادہ عالم اور محقق جانتا ہون اور
جو کچھہ یہہ لکھتے ہین بہت صحیح اور درست ہی - اور یہہ محمدیون
کی شیخی اور ڈینگ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہمنے پادریون کی تحریرات
مین غلطی ثابت کی ہے - مولوی صاحب نے کہا کہ ہم یہہ لوگون
کی ڈینگ اور شیخی نہین ہے بلکہ امر واقعی ہی کہ ہماری طرف سے
پادری صاحبون کی تحریرات جو کچھہ جواب چھپے ہین اونہین ملاحظہ
کیجئے - اور ۱۸۷۷ء مین پادری عماد الدین جب دہلی تشریف

لیگئے تھے تو ہم لوگون سے اور اُن سے پادری تارا چند صاحب
کے مکان پر مناظرہ اور مباحثہ ہوا تھا اوس وقت ہم نے انکی
کتاب ہدایت المسلمین مین اوہنین کے رد بدل کتنی ہی غلطیان
سرسری طور پر ظاہر کی تہین کہ جنہین پادری صاحب نے بہی
مان لیا تہا اس گفتگو کا ایک رسالہ حضرت احمدیہ دہلی مین چہپا
ہے اوسے بہی ملاحظہ کیجیے - الغرض مولوی صاحب نے بطور
دوستانہ پادری پورن چند صاحب کو بہت سمجہایا پر پادری
صاحب کے کچہہ خیال مین نہ آیا وہ اپنے پادری صاحبون کی
تحریرات کی نسبت حسن عقیدت سے بہت ہی مطمئن تہے -
اور مولوی صاحب کو مخالف اپنی ملت کا جانکر اونکی نصیحت پر
کچہ توجہ نفرماتے تہے آخرش مولوی صاحب نے بموجب اس
قول کے کہ تحدث الناس علی قدر عقولہم کہ آدمیون سے اونکے فہم کے
موافق گفتگو کرو یہہ سمجہکر کہ پادری صاحب کی سمجہہ شریف مین
بہ نسبت تحقیقی جواب کے الزامی جواب اچہی طرح سمجہہ مین آئیگا
یہہ فرمایا کہ خالق کل اشیاء ایک خداوند تعالے ہے اور اگر دو
خالق مانین جائین تو ایک خالق خیر ہے اور دوسرا خالق شر تو یہہ
مذہب مجوس کا ہے کہ اوہنین اہل کتاب نہین کہتے ہین کیونکہ ایک ہی خدا خالق کل اشیاء کا ہے اور یہہ
امر صرف ہمارے قرآن شریف ہی مین نہین بلکہ کتب میل سے
بہی ایسا ثابت ہی - مولوی صاحب نے شاگرد لایق و
فایق منشی امام الدین صاحب کو فرمایا کہ چند مقام کتب میل
کے پادری صاحب کو پڑہکر سناوو جونہی منشی امام الدین صاحب
نے میل اٹہاکر کچہہ پڑہنے کا قصد کیا پادری صاحب نہایت رنجش
سے ہوکر کہنے لگے کہ امام الدین ہرگز نہ بولنے پائیگا بلکہ ہمنے آپکو
خود مین کہا تہا کہ یہہ شخص جلسہ مناظرہ مین آنے بہی نہ پائے

مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپکی تحریرین یہہ کہا تہا کہ امام الدین
درمیان مین دخل نہ دے مینے بہی آپکو لکہا تہا کہ وہ درمیان
مین دخل نہ دیگا پر اب تو وہ میری طرف سے آپکو میل کے
آیات پڑہکر سناتا ہی کچہ آپ سے گفتگو نہین کریگا اور
آپ اُس سے اسقدر کیون رنجیدہ ہین - پادری صاحب نے
کہا کہ وہ ہمارا شاگرد ہے - ہمارے سامہنے آسے بولنا
کمال گستاخی ہے - مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ جب آپ کا
شاگرد تہا تب آپکے سامہنے نہین بولتا تہا اب یہہ ہمارا
شاگرد ہے آپکو اوس سے کچہہ علاقہ نہین - پس مولوی صاحب
نے ایک میل اپنے ہاتہہ مین اوٹہایا اور ایک میل امام الدین
صاحب کو دیا اور کہا کہ پادری صاحب کو ان اعتراض کے
جواب مین چند مقام توریت و انجیل وغیرہ کے سناوو
منشی امام الدین صاحب نے بآواز بلند کہا کہ ای صاحبو حاضرین
جلسہ غور فرماؤ کہ توریت کے سفر دوم یعنے کتاب خروج کے
باب ۴ کی ۲۱ آیت مین ہی کہ خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ جب تو
مصر مین داخل ہووے تو دیکہہ سب معجزے جو مینے تیرے
ہاتہہ مین رکہی ہین فرعون کے آگے دکہلاؤ لیکن مین اُس کے
دل کو سخت کرونگا پہر اسی کتاب خروج کے ۷ باب کی ۳ -
آیت مین قول خداوندی ہے کہ مین فرعون کے دل کو سخت
کرونگا - پہر اسی کتاب خروج کے ۱۰ باب کی ۲۰ و ۲۷ -
آیت مین ہے کہ خدا نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا - پہر دیکہو
کتاب حضرت یشعیاہ کے ۶۳ باب کی ۶ و ۷ آیت مین
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے لوگ سورج کے اطراف سے غروب کے
اطراف تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند
ہون اور میرے سوا کوئی نہین - مین ہی روشنی بناتا ہون

اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی کو بناتا ہون اور بلا
کو پیدا کرتا ہون مین ہی خداوندان سبھو نکا بنانے والا ہون
پھر اسی کتاب کے ۶۲ باب کی ۱۷- آیت مین حضرت یشعیاہ
کا قول ہے ای خداوند کیون تو نے ہمین اپنے راہون سے گمراہ
کیا کیون تو نے ہمارے دلکو سخت کیا کہ تجھ سے نہ ڈرین
پھر کتاب حزقیل کے ۱۴ باب کی ۹- آیت مین ہے خداوند تعالی
فرماتا ہے وہ نبی جو ہے کہ دغا کہا کی کچھ کہے تو مین خداوند
نے اوس نبی کو دغا دی ہے انتہی- پس مولوی صاحب نے
بعد تمام ہونے آیات کے باآواز بلند فرمایا کہ تمام آیات
مذکورۂ بالا سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ خیر و شر دونون کا خالق
اللہ ہے- پس پادری صاحب کے اعتراض کا پورا جواب
ہو گیا علاوہ ان آیات کے اور بہی چند آیات سنو-
دیکھو کتاب اول سلاطین کے ۲۲ باب کی ۱۹- آیت سے
۲۳ تک ہے- میکاہ نبی فرماتا ہے تم خداوند کے سخن کو
سنو مین خداوند کو اوس کی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی
سارا لشکر اوس پاس اوسکے داہنے ہاتھ اور اوس کے
بائین ہاتھ کھڑا تہا- اور خداوند نے فرمایا کہ ای اخی
اہاب کو کون ترغیب دیگا کہ وہ چڑہ جاوے اور راماة جلعاد
کے سامہنے کہیت آوے تب ایک اسطرح سے بولا اور
ایک اوس طرح سے یعنی آسمانی لشکر مین سے اوسوقت ایک
روح نکل کے خداوند کے سامہنے آکھڑے ہوی اور بولی
کہ مین اوسے یعنے اخی اہاب کو ترغیب دونگی پھر خداوند نے
فرمایا کس طرح سے وہ بولی مین روانہ ہونگی اور چہوٹی
روح بنکے اوسکے سارے نبیون کے منہ مین پڑونگی اور وہ بولا
تو اوسے ترغیب دیگی اور غالب بہی ہوگی روانہ ہو اور

ایسا کر انتہی- واضح ہو کہ اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ
تھا سمرون مین اوسکا تخت گاہ تہا اور راماة اور جلعاد
ایک مقام کا نام ہے کہ جو اوسکے ملک مین تہا پر بادشاہ
ارام کے قبضہ مین وہ مقام آگیا تہا شاہ اخی اب چاہتا تہا
کہ مین راماة جلعاد کو پھر اپنے قبضہ مین کرون- پس اوسکے
پای تخت کے پاس چار سو جہوٹے نبی تہے یعنی اللہ کی
طرف سے نہی نہ تہے صرف جہوٹا دعوی نبوت کا کرتے
تہے وہ بادشاہ اون سے دریافت کرتا تہا کہ مین راماة
پر فتح پاؤنگا وہ سب کہتے تہے کہ تو ضرور فتح پاے گا-
حضرت میکاہ نے سب کے برخلاف اوسکی موت کی پیشین
گوئی کی تہی جو کتاب سلاطین کے ۲۲ باب کی ۱۹- آیت
سے ۲۳- آیت تک مذکور ہوے پہر ۲۳- آیت مین
میکاہ کہتے ہین کہ سو دیکھہ ای اخی اب دیکھہ خداوند تعالی
نے تیرے ان سب نبیون کے منہ مین جہوٹی روح ڈالی
اور خداوند ہی نے تیری بابت بری خبر دی چنانچہ شاہ
اخی اب راماة جلعاد پر چڑہ گیا اور وہان مارا گیا ہے
خبر پوری ہوی انتہی دیکھو صاحبو جیسے کہ لندن مین پارلیمنٹ
کی مجلس منعقد ہے اور کوئی کچھہ فرماتا ہے اور کوئی کچھہ اسیطرح ان چار سو
شخصون کے بہکانے کی تدبیر کے لیے یہوواہ کے سامہنے مجلس
لگی اور کوئی کچھہ بولا- اور کوئی کچھہ بولا آخر کو ایک روح گمراہ
کرنے والے منتخب ہو کے یہوواہ کے طرف سے بہیجی گئی جو اوسنے
اگر چار سو کو بہکایا اور ان چار سو سے جہوٹی خبر دلوائی
پس اس عبارت سے بہی یہی ثابت ہوا کہ نیکی اور بدی سب
کا خالق وہی ایک یہوواہ ہے- دیکھو انجیل یوحنا کے ۱۲
باب کی ۳۹- آیت مین حضرت مسیح فرماتے ہین اوسنے

اونکی انکھین اندہی کین یعنے خدا نے اوراون کے دل سخت کئے
ہین تاکہ نہو کہ وہ انکھون سے دیکھین اور دل سے سمجھین اور پھر
لاوین اور مین اونہین چنگا کردون - پس یہہ آپنے یہودیون
کی بابت فرمایا ہے - پس دیکھو مسیح کے قول سے بھی یہی
ثابت ہوا کہ یہودیون کی انکھین خدا ہی نے اندہی کین کہ
وہ حضرت مسیح پر ایمان نہ لائے - پھر دیکھو تسلنیکیون کے
دوسرے باب کی ۱۱ و ۱۲ - آیت مین پولوس کا قول ہے اس
سبب خدا اون کے پاس تاثیر گمراہ کرنیوالی بھیجیگا یہان تک وے
جھوٹہ کو سچ جانین گے - تاکہ سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے
بلکہ نارستی سے راضی تھے سزا پاوین - مولوی صاحب نے
فرمایا دیکھو پولوس صاحب کے قول سے بھی ثابت ہوا کہ خدا ہی
فریب کی تاثیر بھیجتا ہے کہ لوگ بدہون اور وہ بدون کو سزا
دے - الغرض ان سب مقامات مذکور شدہ بالا سے یہہ ہی
ثابت ہوا کہ خالق کل شئی کا اللہ ہے خیر و شر سب اوسکی مخلوق
ہے اور اوسکے سوا کوئی دوسرا خالق نہین ہے -

پھر منشی امام الدین نے بھی جناب مولوی صاحب کی تقریر کی
تائید کرکے کہا کہ ای صاحبو ذرا انصاف کرو اور براہ مہربانی غور
فرماؤ کہ جناب پادری صاحب نے ہمارے قرآن مجید اور فرقان حمید
کی نسبت خوب منہ بھر کے اعتراض کیا پر اونہین کتب بیبل کے
اُن مقامات پر کچھہ نظر نہی تھی - اوسوقت پادری صاحب
کی یہی کہاوت تھی کہ کسی شخص نے ساری رات یوسف و زلیخا کی
کہانی سنی تھی پر صبح ہوتے کہنے لگا کہ زلیخا عورت تھی یا
مرد بھلا ایسی ہی پادری صاحب کہنے لگے کیا میرے اعتراض کا
یہہ ہی جواب ہے اوسوقت تمام حاضرین جلسہ نے کہا اور خصوصاً
مولوی غلام اللہ صاحب نے کہ بڑے عالم فاضل شخص ہین بآواز

بلند فرمایا کہ آپکی بات کا پورا جواب ہو گیا لیکن پادری صاحب
یہی فرماتے رہے کہ میرے اعتراض کا یہہ جواب نہین شعر
بزم مین اگر تمہین چپکے رہنا چاہئے + کچھہ نہ کچھہ آئے
گئے پر منہہ سے کہنا چاہئے + کہتا ہون مین افسوس صد
افسوس پادری چندصاحب کو علم مناظرہ سے کچھہ
بھی آگاہی نہین ورنہ ایسا نہ کہتے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ
پادری صاحب کو علم سے زیادہ صرف اپنی منہہ زوری پر
بھروسا تھا اور وہ اپنی موہنہ زوری کو بڑا حربہ سمجھکر مقابل
ہوئے تھے ورنہ علم مناظرہ کے تو وہ دروازہ تک بھی نہین
پہونچے ہین - پھر پادری صاحب نے ایک اور اعتراض اوسی
غلط کتاب کو ہاتہہ مین اوٹھاکر بیان کیا قولہ قرآن کے
موافق معلوم ہوتا ہے کہ خدا ناپاکی کا بانی بھی ہے چنانچہ
الجلالی و البیضاوی لکھتے ہین کہ ایکدن محمد صاحب کسی
کام کو اپنے بیٹے متبنیٰ زید کے گھر مین گئے وہان زید کی
جورو زینب کو دیکھا اور زینب کا حسن پسند آیا تو اوس
کی چاہت پیدا ہوی لیکن جب زینب اور اوسکے بھائی
عبداللہ نے محمد صاحب کی خواہش سے ناراض ہوکر اُسنے
منع کیا تو یہہ آیت ۳۶ سورۂ احزاب کی نازل ہوی -

وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا
ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل
ضلالا مبینا - یعنے کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہین
کہ جب اللہ اور اوس کا رسول کچھہ کام ٹھیرادے کہ اونکو
اپنے کام کا اختیار ہے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے
اور اوسکے رسول کے سو وہ بھولا صریح چوک کر - پس محمد
صاحب نے اس لئے کہ زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور

بدگمان نہ ہو فرمایا کہ مین اسبات مین ناچار ہون کہ خدا نے
مجھے اس مقدمہ مین حکم کیا ہے کہ مین زینب کو زید کے گھر سے
اپنے گھر مین لون سو محمد صاحب نے ایسا ہی کیا کہ بیوہ سے
شادی کی - مولوی صاحب نے پادری صاحب سے کہا کہ
یہہ قصہ جو آپنے بحوالہ تحقیق دین حق بیان کیا محض غلط
سراسر کذب ہے تفسیر بیضاوی مین ایسا نہین لکھا اور
الجلادی تو کوئی تفسیر ہی نہین - پادری صاحب کہنے لگے
کہ نہین مصنف کتاب تحقیق دین حق بڑا عالم شخص ہے اور
تم سے زیادہ علم رکھتا ہے اوسکا بیان بہت صحیح اور
درست ہی اوسوقت پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ الجلادی
تو کوئی تفسیر نہین یہہ اس مصنف نے فرضی نام لکھدیا ہے
پر بیضاوی تفسیر ہے اوسے لاؤ اور پڑھو کہ اوسمین یہہ
بیان ہرگز نہین - پادری صاحب کہنے لگے کہ تم لکھدو
پھر ہم کتاب بیضاوی بھی منگائین گے - مولوی غلام اللہ
صاحب نے مولوی سید احمد علی صاحب کے طرف سے بلکہ
سب مسلمانونکی طرف سے لکھدیا کہ یہہ قصہ جو آپنے بیان کیا
ہے سراسر افترا اور بہتان ہے تفسیر بیضاوی مین ہرگز نہین
اور آپ بھی لکھئے کہ آپکو اس مصنف کی سچائی پر بڑا یقین ہے
بیضاوی دیکھی جاویگی - پادری صاحب نوشتہ کرنے سے
پھر گئے اور کہنے لگے کہ کتاب ہی لکھی موجود ہے - میرے لکھنے کی
کیا حاجت ہے - مولوی صاحب نے بنظر چرخواہی پادری صاحب
سے پھر فرمایا کہ یہہ مصنف محض دروغ گو ہی آپ اسکے تحریر
کے بھروسے پر شرمندگی اوٹھاوین گے - پر پادری صاحب
کسکی سنتے تھے آخرش مولوی صاحب نے خود وہ قصہ بی بی
زینب اور زید کا بیان کرنا شروع کیا کہ ای صاحبو زید آنحضرت

کا غلام تھا جب آپکو نبوت ہوی اور آپنے دعوت اسلام شروع
کی تو زید اوسوقت مسلمان ہوگئی آپ نے اونہین اپنی غلامی
سے آزاد کیا بعد آزاد ہونے کے بھی زید آنحضرت صلعم کے خدمت
مین بسبب محبت کے رہی اور کہین نہ گئے جناب آنحضرت صلعم نے
بھی اونسے بیٹون کی سے محبت کی لیکن اونہین گود نہین لیا
اور نہ اپنا وارث اور جانشین کیا کہ جیسے ہند کی رسم ہے -
جس سے زید کو آنحضرت صلعم کا بیٹا جانا جاے - پھر آپنے اونکی شادی
کی تجویز کی تو حضرت محمد صلعم نے اپنی پھوپھی کی بیٹی بی بی
زینب کو زید کے لئے اونکے بھائی عبداللہ سے طلب کیا
پس زینب اور عبداللہ دونو یہہ راضی نہ تھے کہ زید سے
شادی ہو کیونکہ زید انکے کفو اور برادری کے نہ تھے اور وہان
کفو اور برادری کے علاوہ شادی کرنا لڑکے یا لڑکی کی اچھا نہ
جانتے تھے - پس زینب و عبداللہ کی ناراضی کا یہہ ہی باعث
تھا اوسپر یہہ آیت ۳۶ سورہ احزاب کی نازل ہوی کہ جسکا
مطلب پادری صاحب نے غلط اور اولٹا بیان کیا ہے - پس
بعد نازل ہونے اس آیت کے زینب اور عبداللہ راضی ہوگئے
زید سے زینب کی شادی ہوی پر وہ ہی باعث ناراضی کا
زید اور زینب مین بعد شادی کے بھی رہا کہ زینب زید کو
حسب اور نسب مین اپنے سے کمتر سمجھتی تھین اور یہہ امر زید کو
برا معلوم ہوتا تھا اور زید حضرت سے کہتا تھا کہ میری اور
زینب کی نہین گذرتی مین اوسے طلاق دیتا ہون آنحضرت
زید کو اس امر سے منع کرتے تھے - آخرش اسی جھگڑے اور تکرار
مین ایکدن زید نے زینب کو طلاق دیدی بعد طلاق دینے
کے زینب عدت مین بیٹھی بعد پورے ہونے عدت کے خداوند تعالی
نے زینب کو آنحضرت کے ازواج مین داخل کیا اسمین کیا اعتراض

ہے - اور کونسی قباحت ہی - پادری صاحب کہنے لگے کہ
یہہ قصہ اسطرح نہین ہے بلکہ جسطرح کتاب تحقیق دین
مین لکھا ہے وہی صحیح ہے شعر کُغر کیون کہتے ہو تو یہ کیجئی
جھوٹی جھوٹی باتین مت فرمائیے + کچھہ کرونگا مین بھی
اب خدمت مین عرض + چپکے رہئے سو بہتر اب
کھلوائیے + اسوقت مولوی صاحب نے فرمایا کہ کوئی شخص
تفسیر بیضاوی لاکر پادری صاحب کی تسلی کرو ایک
شخص تفسیر بیضاوی لینے کو گیا - اور منشی امام الدین صاحب
نے بیبل کا ہتہ مین لیکر کتاب حزقیل کے ۲۳ باب کی عبارت
دل آیت سے ۵ آیت تک پڑہنی شروع کی وہ عبارت
یہہ ہے حزقیل نبی کہتے ہین خداوند کا کلام مجھہ پر نازل
اور اُس نے یعنے خدا نے کہا کہ ای آدمی زاد دو عورتین تھین جو ایک
ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئین اونہون نے مصر مین زناکاری
کی وے اپنی جوانی مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان
ملی گئین اور وہان اونکی بکر کے پستان چھوئے گئین آخین کی
بڑی کا نام اہولہ اور اوسکی بہن اہولیبہ اور وے میری
جوروان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اون کے یہہ نام اہولہ
سمرون اور اہولیبہ یروسلم اور اہولہ نے جن دنون مین وہ
میری تھی چھنالا کرنے لگی اور اپنے یارون پر یعنے اسوریون
پر جو ہمسایہ تھے عاشق ہوی لگتہے - پھر ۹ آیت مین خدا
اہولہ کی بابت فرماتا ہے اسلئے مینے اُسے اوسکے یارون کے
ہتہ مین یعنے اسوریون کے ہاتھہ مین جن پر وہ مرتی تھی کر دیا -
پھر ۱۱ - آیت مین اہولیبہ کی بابت خدا فرماتا ہے اوسکی بہن اہولہ
نے یہہ سب کچھہ دیکھا پر وہ شہوت پرستی مین اس سے بدتر
ہوی اور اوسنے اپنے بہن کی زناکاری کی نسبت سے زیادہ زنا

کاری کی پھر ۱۸ - آیت مین خدا فرماتا ہی تب اوسکی زناکاری
علانیہ ہوی اور اوسکی برہنگی بے ستر ہوی یعنے اہولہ کی
تب جیسا کہ میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا ویسا ہی میرا دل
اوس سے بھی ہٹا انہتے - مولوی صاحب نے فرمایا اے صاحبو
غور کرنے کا مقام ہے کہ کتب مبیل سے یہہ بھی ظاہر ہوا کہ
نعوذ باللہ خدا نے دو جورو ئین کین اور وہ ایسی تھین کہ کوا رپن
ہی مین اوباشی کرتی تہین جیسا آیات مذکور بالا سے ظاہر ہوا
اور نعوذ باللہ جب وہ خدا کی جوروان ہوئین تب بھی وہ چھنالے
سے باز نہ آئین تو خدا نے عاجز ہوکر اونکے یارون ہی کو نہین
دیدیا - سبحان اللہ ان کے کتب مبیل سے خدا کی قدوسی اور اوسکی
قدرت کیا خوب ظاہر ہوتی ہے - پادری صاحب نے اس اعتراض
کے جواب مین فرمایا کہ زنا سے مراد بت پرستی ہی اور اہولہ اور
اہولیبہ دو قومین ہین یعنے سمرون اور یروسلم کے باشندے
کہ اونہون نے خدا کو چھوڑ بت پرستی کی اسمین کیا اعتراض ہے
مولوی صاحب نے فرمایا کہ خدا کے بندون کو خدا کی جوروان
قرار دینا محض بیہودہ بات ہے اور اون قومون نے مصر مین
اوس ایام مین کہ وہ مصر مین تہین ہرگز بت پرستی نہین کی یہہ
بھی غلط ہے - پادری صاحب نے جواب الجواب مین کچھہ بھی نہین
فرمایا شعر دل مدعی کا سیف زبان سے ہوا دو نیم + اعجاز
ذوالفقار اسی شمشیر سے ہوا + پھر مولوی احمد علی صاحب نے
کتاب یسعیاہ کے ۲۳ باب کی ۱۷ ۱۰ ۱ - آیت کو باواز بلند
پڑہکر سنایا وہ عبارت یہہ ہے حضرت یسعیاہ کہتے ہین کہ ستر
برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند شہر صور کی خبر لینے آویگا
اور وہ یعنے شہر صور کے لوگ پھر خرچی لئے جائینگی اور روے
زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کرے گی - باقی آیندہ

مطبع محمدی واقع شہر لاہور مین محمد سلطان خان کے اہتمام سے چھپا +